وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ساری جماعت کو نئے سال کی مبارکباد

اس سال جماعت احمدیہ کو غیر معمولی عظمت اور تقویت حاصل ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ ترقی کی یہ رفتار نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھتی چلی جائے

وقف جدید کے نئے سال میں

پہلے سے بڑھ چڑھ کر

مالی قربانی میں حصہ لیں

روزنامہ
خطبہ نمبر 1
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	جمعرات ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۱ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۱۱ جنوری ۱۹۹۰ء	نمبر ۱۰

مالی قربانی کے نتیجے میں دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی - اور لاکھوں احمدی اس بات کے گواہ ہیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۹ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش (۱۹۸۹ء) بمقام بیت الفضل لندن

جماعت احمدیہ اور دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی سال

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا "یہ جمعہ جس کی ادائیگی کے لئے آج ہم اکٹھے ہوئے ہیں، سال ۱۹۸۹ء کا آخری جمعہ ہے اور دو روز تک یہ سال اختتام پذیر ہونیوالا ہے۔ یہ سال نہ صرف یہ کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک غیر معمولی سال ہے بلکہ دنیا کی تاریخ میں بھی یہ سال ایک غیر معمولی سال بن کر ابھرا ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کی گہری حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا جب ہم ربوہ میں ۲۳ مارچ کا دن خوشی کے دن کے طور پر منانا چاہتے تھے

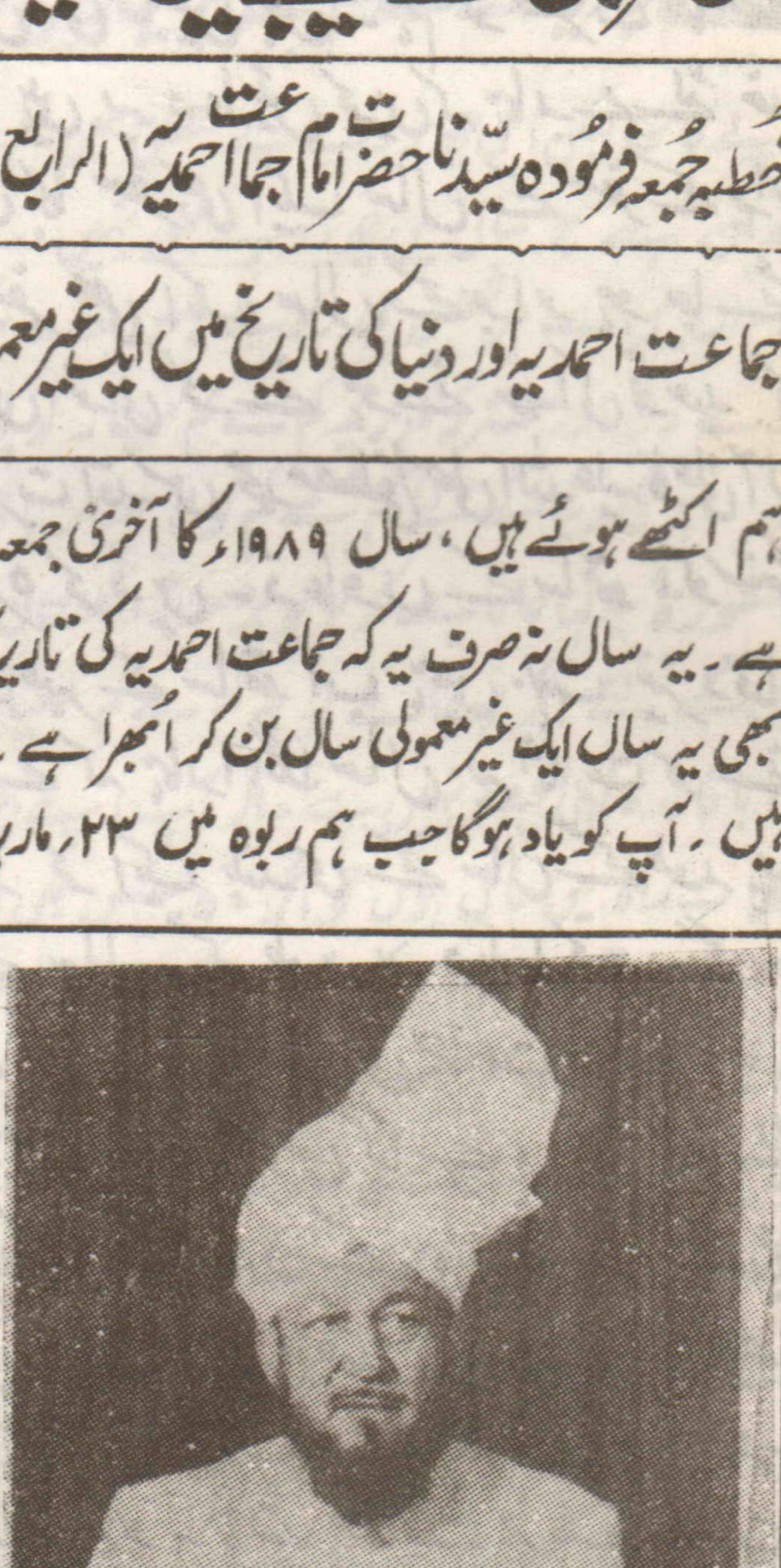

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں قیام فرما ہیں۔ احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور ہر لمحہ آپ کو تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

تو جماعت کے دشمنوں نے پورا زور لگایا کہ وہ ربوہ میں یا دوسری جگہوں پر بھی جماعت احمدیہ کو اس دن کی خوشی نہ منانے دیں لیکن خدا کی تقدیر نے ان کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ سارے ملک میں وہ دن خوشیوں کے دن کے طور پر منائیں اور ۲۳ تاریخ یوم پاکستان کی ایسی تاریخ ہے جسے پاکستان کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ....

اسی طرح کی ایک حکمت اس سال میں بھی پوشیدہ ہے، اس سال میں ایسے حیرت انگیز تغیرات برپا ہوئے ہیں کہ دنیا کے دانشوروں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ یورپ میں جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اور اسی طرح دنیا کے دیگر بعض ممالک میں تبدیلیوں کے جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں، یہ وہ سب تبدیلیاں ایسی ہیں جن میں سیاستدانوں کا کوئی عمل دخل نہیں، ان کے لئے یورپ میں ہونے والی عظیم تبدیلیاں اور اشتراکی ممالک میں ہونے والے انقلابات اسی طرح تعجب انگیز تھے جس طرح باقی دنیا کے لئے تعجب انگیز تھے، ان کی کوششوں کا جہاں تک دخل ہے وہ کوششیں تو چین میں کی گئی تھیں اور انسانی کوششیں ناکام ثابت ہوئیں اور ساری دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نے مل کر چین میں جو انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی تھی، اس میں وہ کلیتۃً ناکام رہے۔ وہاں انقلابات ہوئے جہاں محض خدا کی تقدیر کو دخل تھا، جہاں انسانی کوششوں کا کوئی بھی ہاتھ نہیں تھا، اس لئے ابھی سے دانشور یہ لکھنے لگے ہیں اور مختلف مواقع پر یہ بیان دینے لگے ہیں کہ یہ سال جو ۱۹۸۹ء کا سال ہے، یہ انسانی تاریخ میں ایک ایسا بلند اور ممتاز سال بن کر ابھرا ہے کہ اسے قیامت تک مورخ بھلا نہیں سکے گا، ایک غیر معمولی شان ہے اس سال میں اور آئندہ کے لئے بنیادیں ڈالنے والا سال ہے۔ پس اس کی بلندی محض اپنی ذات کی بلندی نہیں بلکہ آئندہ دنیا کی سربلندی

مسلسل صفحہ نمبر ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے اس سال میں بنیادیں قائم کی گئی ہیں اور یہ وہی سال ہے جس کو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا عالمی جشنِ تشکر قرار دیا۔

اب اس میں ہماری اور آپ کی، انسانوں کی کوششوں کا ظاہر ہے کوئی ادنیٰ سا بھی دخل نہیں۔ اللہ تقدیر بنا رہا ہے اور تمام دنیا کو مجبور کر دیا گیا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے سال کو کبھی نہ بھلا سکے اور ہمیشہ اس سال کو سنہری حروف سے لکھتی چلی جائے پس خدا کی بہت سی تقدیریں مخفی طور پر ایسے کام کر رہی ہوتی ہیں کہ سطح پر ان کے کوئی اثرات ظاہر نہیں ہوتے اچانک جس طرح سمندروں میں جزیرے ابھر آتے ہیں، اس طرح جب وہ خدا کی تقدیر آخری صورت میں اُبھرتی ہے تو دنیا حیرت سے اس کو دیکھنے لگتی ہے۔ پس ان ہر دونوں باتوں میں حکمت ہے۔ یہ دونوں باتیں اتفاق نہیں ہیں۔ ۲۳ مارچ کے دن کو پاکستان کی خوشیوں کا دن قرار دے دینا اور صد سالہ جشنِ تشکر کے دن کو جماعت احمدیہ کی خوشیوں کا دن قرار دے دینا اور اس سال میں حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کرنا اور حیرت انگیز تبدیلیوں کی بنیادیں قائم کرنا یہ ایسی باتیں تو نہیں ہیں جو اتفاقاً اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ان کے اندر خدا کی تقدیر کار فرما دکھائی دیتی ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کثرت کے ساتھ فضل کبھی نازل نہیں ہوئے جتنے اس سال نازل ہوئے ہیں اور اس میں کسی حد تک تو آپ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم نے جشن تشکر کی تیاریاں کی تھیں، ان کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی تھا لیکن خدا کے جن فضلوں کا میں پہلے ذکر کرتا چلا آیا ہوں ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کا ہماری تیاری سے دُور کا بھی کوئی تعلق نہیں تھا۔ خدا کی طرف سے آسمان سے فضل نازل ہوئے ہیں اور ان کو ہم نے نازل ہوتے دیکھا ہے اور ہر پہلو سے اس سال میں جماعت کو غیر معمولی عظمت عطا ہوئی، غیر معمولی تقویت نصیب ہوئی اور ہمارے دشمنوں کو غیر معمولی ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا یہ سب باتیں اتفاقی تو نہیں ہو سکتیں۔ بہت ہی جاہل ہوگا جو اس ساری تصویر کو اکٹھی دیکھے اور پھر کہے کہ اتفاقاً یہ نقوش بنتے چلے گئے یہاں تک کہ ایک معنی خیز تصویر اُبھر آئی۔

یہ وہ سال ہے کہ جب بیعتوں کے لحاظ سے بھی اس کثرت سے لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ جب آپ اس کا گراف دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے یوں لگتا ہے جیسے ایک بلند ہوتی ہوئی سڑک پر اچانک مینار بنا دیا گیا ہو اور مینار کے ساتھ وہ سڑک اٹھنی شروع ہو جائے، لیکن یہ بھی مجھے یقین ہے۔ میں خدا کے فضل سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ چونکہ یہ اتفاقی واقعہ نہیں اس لئے یہ ترقی کی جو رَو ہے یہ آگے بڑھے گی اور پیچھے نہیں ہٹے گی۔

دُعا کریں ترقی کی یہ رفتار قائم رہے

دنیا کی تاریخ میں تو یہ سال ابھرا ہے اور ابھر کر پھر کسی حد تک نیچے گرنے والا ہے مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتا ہوں اور اسی کے لئے آپ کو دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دُعا یہ کریں کہ مڑ کر دیکھیں تو اس سال کے پیچھے گہرائی دکھائی دے مگر آگے دیکھیں تو پھر اور اٹھتے ہوئے بلند تر مینار دکھائی دیں اور یہ سال آئندہ ترقی کے لئے رفتاریں سیٹ کرنے والا پیس میکر PACE MAKER بنے جسطرح دوڑوں میں سب سے اگلا کھلاڑی جو سب سے زیادہ توانا ہوتا ہے اور چست و چالاک ہوتا ہے اور رفتار میں سب سے زیادہ نمایاں طور پر آگے بڑھنے کی توفیق پاتا ہے۔ ایسے کھلاڑی کو کہتے ہیں اس نے پیس PACE سیٹ کر دی یعنی اس نے باقی کھلاڑیوں کے لئے رفتار معین کر دی ہے۔ اب وہ اس کا ساتھ دے سکیں گے تو ساتھ چلیں گے ورنہ پیچھے رہ جائیں گے تو خدا کرے کہ یہ سال آئندہ سالوں کے لئے پیس PACE سیٹ کرنے والا سال ثابت ہو اور اس سال کے بعد میں آنے والے سال گویا اس سال سے سبق سیکھتے ہوئے اسی رفتار سے آگے بڑھیں جس رفتار سے یہ سال اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ آگے بڑھا ہے۔ اس موقعہ پر ہمیں خاص طور پر دُعا کرنی چاہئے کہ یہ جو عالمی تغیرات ظاہر ہوئے ہیں، جن کے متعلق ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ (دین حق) کی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے نئی بنیادیں قائم کی ہیں یا نیا موڑ موڑا ہے۔ اس موڑ پر کھڑے ہو کر جو آئندہ دنیا ہمیں دکھائی دیتی ہے، اس کے لئے بہت دُعاؤں کی ضرورت ہے اور ان دُعاؤں کی ضرورت ہے کہ خدا کی تقدیر نے ترقی کے یہ جو آثار باندھے ہیں، ہم اس بات کے اہل ہوں کہ ان سے پوری طرح استفادہ کر سکیں۔ ہم اس بات کے اہل ہوں کہ خدا تعالیٰ نے (دین حق) کی ترقی کے جو نئے دروازے کھولے ہیں۔ نئے ایونیو AVENUE، نئے ایوان ہمارے لئے ہم پر روشن کئے ہیں، اُن تک پہنچنا ہم پر آسان فرما دیا ہے، ان سے بھرپور استفادے کی ہمیں توفیق ملے اور جس جس طرف سے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیں آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے، جس طرح تیز ہوائیں پیچھے سے دھکیلتی ہیں تو جس کو دھکیلا جا رہا ہے اس کی کوشش کا بھی کوئی دخل ہوا کرتا ہے۔ یہ تو درست ہے کہ بعض دفعہ آندھیاں اتنی تیز بھی چلتی ہیں کہ کوئی جانا چاہے یا نہ چاہے، اس سمت میں اس شخص کو دھکیلتی ہوئی لے جاتی ہیں لیکن اگر دوڑنے والا اسی سمت میں دوڑنا چاہے اور دوڑنے کی پوری کوشش بھی کرے تو پیچھے سے آنے والی ہوائیں اس کو بہت تیزی سے آگے بڑھاتی ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ تبدیلیاں اس قسم کی ہواؤں کا حکم رکھتی ہیں جو خاص سمتوں میں چلائی جا رہی ہیں۔ اگر آپ دوڑنے کی نیت رکھتے ہیں تو دوڑنے کے لئے کمر کسیں اور تیار ہو جائیں کیونکہ اب یہ وقت چلنے کا وقت نہیں رہا بلکہ تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے کا وقت ہے اور اپنی سابقہ سستیوں کا ازالہ کرنے کا وقت ہے۔ جو کچھ ہم سے غفلتیں ہوئیں ان پر استغفار کا وقت ہے اور خدا کی طرف سے چلنے والی ان ہواؤں سے پورے استفادے کا وقت ہے۔ بادبانی کشتیاں جسطرح ہواؤں کے رُخ پر بڑھا کرتی ہیں، اسی طرح آپ کی رفتار بھی اس تیزی سے بڑھنی چاہیئے۔ جس طرح بغیر ہوا کے بادبانی کشتیاں چپوؤں سے چل رہی ہوں اور اچانک ایک پاکیزہ ہوا، عمدہ ہوا جس میں خطرات نہ ہوں بلکہ مبشرات ہوائیں ہوں۔ ایسی ہوا چلنی لگ پڑے اور بادبانی کشتیاں تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف آگے بڑھنے لگیں۔ قرآن کریم میں حضرت سلیمانؑ کے متعلق یہ مثال دی گئی ہے کہ اُن کا بڑھنا اس طرح تھا جیسے ہوا کے گھوڑوں پر کوئی سوار ہو اور تیز ہوائیں ان کے دن کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں اور ان کے رات کے سفر کو بھی مہینے کا سفر بنا دیا کرتی تھیں۔ یہ تو پرانے زمانوں کی باتیں ہیں۔ ہم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام ہیں یہ دعائیں کریں کہ ہمارے لئے خدا ایسی ہوائیں چلائے کہ ہمارے دن کا سفر بھی ایک سال کے سفر کے برابر ہو جائے اور ہماری راتوں کا سفر بھی ایک سال کے برابر ہو جائے۔ اور اس تیزی کے ساتھ ہم دنیا میں ترقی کرتے ہوئے خدا کی توحید کا پیغام تمام عالم کو پہنچائیں اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حُسن سے کل عالم کو خیرہ کر دیں۔ دُعاؤں کے ساتھ، کوشش کے ساتھ، محکم عزم کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اب ہمیں بہت تیز رفتار سے آگے بڑھنا ہے اور خدا کرے کہ ہمارا اگلا سال یہ ثابت کرنے والا ہو کہ ہم ۸۹ء کے سال کو مڑ کر ایک بلندی کے سال کے طور پر نہیں بلکہ بلندیاں پیدا کرنے والے سال کے طور پر دیکھا کریں گے۔

اس کے بعد میں اسی خطبے میں آئندہ سال کی جماعت احمدیہ کو مبارک باد بھی دیتا ہوں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی ترقی کی رفتاروں کے پیمانے بدل چکے ہیں اب یہ بات نہیں رہی کہ پچھلے سال سے اتنے فیصد زیادہ یا اتنے فیصد زیادہ۔ پیمانے تبدیل کئے گئے ہیں۔ اس لئے آپ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ حفاظت فرمائے۔ ہماری بلاؤں کو ٹال دے اور بلاؤں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اجر کے وعدے ہیں اُن کو ہماری توقعات سے بھی بہت زیادہ پورا کرے۔ جو ہم میں سے دُکھی ہیں اُن کے دُکھ دور فرمائے۔ جن کے سروں پر خطرات منڈلا رہے ہیں ان خطرات کو دور کر دے ہمارے نقصانوں کو اپنے فضل سے پورا کرے اور ہمارے نفعوں کو بڑھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے اور ہر پہلو سے جماعت کے لئے دنیا میں بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی یہ آنے والا سال پہلے سال سے بہت بہتر ثابت ہو۔

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

یہ چونکہ سال کا آخری خطبہ ہے، اس لئے روایات کے مطابق میں اسی خطبے میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان بھی کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے وقفِ جدید کی تحریک پہلے پاکستان اور ہندوستان میں کلیتۂ محدود تھی۔ ان معنوں میں کہ چندہ بھی انہیں دو ملکوں سے وصول کیا جاتا تھا اور خرچ بھی انہیں دو ملکوں پر کیا جاتا تھا۔ گذشتہ چند سال سے میں نے یہ تحریک کی کہ تمام دنیا پر ہند اور پاکستان کے احسانات ہیں اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا تقریباً ایک صدی ہوگئی کہ ہندوستان اور پاکستان سے خدا کی راہ میں عظیم مالی قربانی کرنے والوں نے تمام دنیا میں پیغام حق کا بوجھ اٹھایا تو جذبۂ تشکّر کے طور پر ایک تھوڑا سا ٹوکن اس بات کا ان کے حضور پیش کریں یعنی ٹوکن سے مراد ہے کہ ایک مثال کے طور پر کچھ قربانی کا نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور باقی دنیا کی جماعتیں یہ کہیں کہ ہم بھی تمہارے لئے کچھ چندہ اکٹھا کرتے ہیں جو تم پر خرچ ہوگا۔ اس پہلو سے وقفِ جدید کی مالی تحریک کو سارے عالم پر ہم نے محیط کر دیا تھا، سارے عالم پر اس کا اطلاق کر دیا تھا اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ سب جماعتیں کچھ نہ کچھ ہندوستان اور پاکستان میں چلنے والی اس تحریک کی مدد کریں۔

اس تحریک کے بعض خاص ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت کو پیش نظر رکھتے رہنا چاہیئے۔ یہ تحریک غیر معمولی چندے طلب نہیں کرتی لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی حسب توفیق بشاشت کے ساتھ، خوشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور خدا کی راہ میں پیش کریں۔ باقی تحریکات میں زیادہ تر مقابلے اس بات کے ہوتے ہیں کہ کون آگے بڑھتا ہے اور کون زیادہ خدا کی راہ میں لٹاتا ہے۔ اس تحریک میں ملکوں کے مقابلے ہیں کہ کتنے زیادہ افراد خدا کی راہ میں مالی قربانی میں شامل ہوتے ہیں۔ بچے بھی، عورتیں بھی، مرد بھی، بڑے بھی، چھوٹے بھی سب مل کر اور جہاں تک شمولیت کا تعلق ہے، جتنی بھی کوئی توفیق پاتا ہے اس کی دی ہوئی رقم کو خوشی سے قبول کیا جاتا ہے۔

وقفِ جدید کے لئے کم سے کم معیارِ قربانی

وقفِ جدید کے لئے جو کم سے کم معیار پاکستان میں مقرر تھا وہ چھ روپے کا تھا لیکن اس چھ روپے کے متعلق بھی ہم نے یہ اجازت دی تھی کہ اگر ایک غریب خاندان ہے جو سال میں چھ روپے بھی نہیں دے سکتا۔ مثلاً ایسے خاندان میں چھ افراد ہیں۔ ان میں سے ہر شخص چھ روپے نہیں دے سکتا تو وہ سارے مل کر ایک ایک روپیہ سال کا دے دیں اور مشترکہ طور پر کم سے کم معیار کو پورا کر دیا کریں۔

باہر کی دنیا کے لئے کم سے کم کوئی معیار باقاعدہ تو مقرر نہیں لیکن مال کے شعبے کی طرف سے مشورۃً یہ کہا جاتا ہے کہ ۲ پونڈ مثلاً انگلستان کے لئے یا اس کی متبادل رقم یورپین امیر ملکوں کے لئے اگر ہو جائے تو یہ کم سے کم معیار سمجھنا چاہیئے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، باقاعدہ کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہیں اور مالی مشکلات راہ میں حائل ہوں تو اگر ۵۰ پینس بھی ایک بچے کی طرف سے ادا ہو گا تو اس کا نام "مجاہد وقفِ جدید" کے طور پر لکھا جانا چاہیئے اور آپ جماعتی لحاظ سے چھوٹی رقم دیکھ کر انکار نہ کریں۔ سب سے بڑی برکت چندہ دینے والے کو اس کے رجحان کے نتیجے میں ملتی ہے۔ چندے کی مقدار بھی اہمیت رکھتی ہے۔ جماعت کو اس وقت بہت بڑے بڑے خرچوں کی ضرورت ہے، اس میں شک نہیں لیکن جہاں تک چندہ دینے والے کا تعلق ہے، اس کے رجحان، اس کے خلوص کا اس کے ثواب سے بہت زیادہ تعلق ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ کتنی رقم پیش کر سکتا ہے۔ ایک غریب آدمی جو خدا کی محبت میں محض للہ اپنی کسی ضرورت کو کاٹ کر چند پیسے بھی خدا کے حضور پیش کرتا ہے تو اس کا ایک خاص مرتبہ ہے جس مرتبے کو خدا پہچانتا ہے۔ بندے اس کو پہچانیں یا نہ پہچانیں اور اس پہچان کے مطابق وہ اُس سے سلوک فرماتا ہے اس لئے وقفِ جدید میں خصوصیت کے ساتھ میرا زور ہمیشہ اس بات پر رہا ہے کہ تعداد بڑھائیں اور کثرت کے ساتھ دوستوں کو اس میں شامل کریں کیونکہ بہت سے ایسے احمدی ہوں گے جو کسی چندے میں شامل نہیں ہیں۔ اگر ان کو کسی ایک چندے میں بھی شمولیت کی معمولی توفیق مل جائے تو میرا یہ تجربہ ہے کہ پھر وہ توفیق اپنی توفیق کو خود بڑھاتی رہتی ہے اور توفیق سے اور توفیق پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ نیکی میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے اور بدی میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے۔ ایک قدم آپ بدی کی طرف بڑھائیں تو بدی کی ڈھلوان آپ کو اپنی طرف کھینچنے لگ جاتی ہے۔ ایک قدم آپ نیکی کی طرف بڑھائیں تو بلندی کے باوجود آپ میں مزید توانائی پیدا ہوتی ہے اور مزید اوپر چڑھنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ پہاڑوں پر چڑھتے ہوئے مجھے بارہا یہ محسوس ہوا کہ شروع میں جب دیکھا کہ بہت ہی بلند چوٹیاں ہیں تو ہمت جواب دیتی تھی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بلندی تک ہم اتنے وقت میں پہنچ جائیں گے لیکن جب انسان قدم اٹھانے شروع کر دے تو پھر اس کو پتہ چلتا ہے کہ ہر قدم اگلے قدم کے لئے ایک طاقت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حوصلہ پیدا کرتا ہے اور جوں جوں آپ آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں اور مڑ کر دیکھتے ہیں کہ کن نچلی سطحوں سے آپ کوشش کر کے اوپر اُبھرے ہیں تو نیچے دیکھنا بھی آپ کے لئے تقویت کا موجب بنتا ہے اور اُوپر دیکھنا بھی حوصلوں کو انگیخت کرتا ہے بجائے بجھانے کے۔ سفر شرط ہے۔

مالی قربانی کی برکات

پس چندوں میں بھی میرا یہ وسیع تجربہ ہے۔ اپنے متعلق بھی اور دوسروں کے متعلق بھی کہ جب بھی آپ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے کی توفیق پاتے ہیں تو وہ توفیق آپ کی توفیق بڑھاتی ہے اور اس کے علاوہ ایک اور خدا کا فضل ہے جو ہمیشہ چندے دینے والوں پر نازل ہوتا ہے کہ اُن کی مالی حیثیت بھی پہلے سے بہتر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اُن کے قرضوں کے بوجھ کم ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو جو روزمرہ کی چٹیاں پڑتی رہتی ہیں اس میں کمی آ جاتی ہے کئی قسم کی مصیبتوں سے وہ بچائے جاتے ہیں۔ پس میرے علم میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ چندہ دینے والا چندہ دینے کی وجہ سے نقصان میں رہا ہو یعنی جزاء کا وہ مفہوم جو خدا کی رضا سے تعلق رکھتا ہے یا آخرت سے تعلق رکھتا ہے، اُس کے علاوہ بات کر رہا ہوں۔ وہ تو اپنی جگہ ہے۔ انسان جب خدا کی راہ میں کچھ پیش کرتا ہے تو رضا کی خاطر کرتا ہے اور وہی چندہ ہے جو مقبول ہوتا ہے اور اسی کے نتیجے میں دنیا بھی سنورتی ہے۔ پس جہاں تک نیتوں کا تعلق ہے، نیت یہ ہونی چاہیئے کہ محض للہ خدا کی رضا کی خاطر ہم یہ دے رہے ہیں اور جب آپ اس نیت کے ساتھ دیتے ہیں تو اللہ کی رضا صرف آخرت کی جزاء نہیں دیتی بلکہ دنیا میں بھی آپ کو جزاء دیتی ہے اور چندہ دینے والا جانتا ہے یقینی طور پر اس کو علم ہو جاتا ہے کہ بہت سی ایسی برکتیں اس کو نصیب ہوتی ہیں جو پہلے حاصل نہیں تھیں۔ اس لئے دنیا میں لکھوکھہا احمدی ذاتی طور پر اس بات کے گواہ ہیں۔ بچے بھی گواہ ہیں۔ مرد بھی، عورتیں بھی۔ سب دنیا میں جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ یہی سلوک کرتا ہے کہ اخلاص کے ساتھ خدا کی راہ میں کچھ پیش کرنے والے کی قربانی کی توفیق بھی بڑھتی ہے اور مالی وسعت بھی اس کو عطا ہوتی ہے۔ پس وقفِ جدید میں جب ہم افراد کی تعداد میں اضافہ پر زور دیتے ہیں تو میری نیت اس میں ہمیشہ یہی ہوتی ہے تاکہ وہ احمدی بھی جو اب تک مالی قربانی کی لذت سے محروم ہیں اور اس کی برکتوں سے محروم ہیں، ان کو اس بہانے ایک موقعہ میسّر آ جائے اور پھر خدا کے فضل کے ساتھ وہ ہر دوسری تحریک میں بھی خود بخود آگے بڑھنے لگیں۔ اس پہلو سے بہت سا کام ابھی ہونا باقی ہے اگرچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس سال خدا کے فضل کے ساتھ ہر پہلو سے جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ وقفِ جدید کے چندے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ وقفِ جدید کی قربانی کرنے والے افراد کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے لیکن گنجائش ابھی بہت موجود ہے افریقہ کے ممالک میں خصوصیت کے ساتھ بہت بڑی گنجائش موجود ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جو امراء یا مربیان کام کرتے ہیں وہ بعض دفعہ یہ کہہ دیتے ہیں، کہ جی! غریب ہے ملک اس میں قربانی کی توفیق اتنی نہیں مگر جہاں تک میرا جائزہ ہے میں ان ملکوں میں پھر کے آیا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ غربت کے باوجود افریقہ میں مالی قربانی کی روح بڑی نمایاں ہے اور قربانی کے لحاظ سے افریقن قوم دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں بلکہ بعض پہلو سے بہت آگے ہے یعنی بعض دفعہ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نہایت غریب لوگ جن کو ۲ وقت کی روٹی میسّر نہیں ہوتی تھی، جن کو چوبیس گھنٹے میں صرف ایک کھانا ملتا تھا تو وہ غنیمت سمجھتے تھے، وہ بھی جماعت کے لئے مالی قربانی کا جذبہ رکھتے تھے اور ہمیشہ چندے میں شوق سے شامل ہوتے تھے۔ غریب غریب نہایت ہی غریب گاؤں میں میں نے دیکھا کہ بڑے ذوق شوق سے بیوت الذکر بنا رہے ہیں بغیر کسی سے کچھ مانگے سالہا سال مسلسل محنت کرتے چلے جا رہے ہیں جو کسی کو توفیق ملتی ہے وہ (بیت الذکر) کے لئے پیش کر دیتا ہے۔ پس جماعت افریقہ پر جماعت کے منتظمین کو بدظنی کا کوئی حق نہیں ہے اور یہ بدظنی ان کو نقصان پہنچائے گی اور یہ بدظنی آئندہ نسلوں کو بھی نقصان پہنچائے گی۔ افریقہ میں جس تیزی کے ساتھ احمدیت پھیل رہی ہے، اسی تیزی کے ساتھ افریقہ کی نئی آنے والی نسلوں کو یا نئی پیدا ہونے والی نسلوں کو بھی اور نئے آنے والے افراد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بھی فوری طور پر بلا تاخیر مالی قربانی کا چسکا ڈال دینا چاہیئے۔ مالی قربانی جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے واقعی ایک چسکا ہے۔ دنیا والے جس طرح آجکل منشیات کی عادت DRUG ADDICTION میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے جماعت احمدیہ میں بہت سارے احمدی ایسے ہیں جن کو چندے کی "ایڈکیشن" ہو گئی ہے۔ اور یہ "ایڈکیشن" پھر اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ اُن کو سنبھالنا پڑتا ہے۔ روکنا پڑتا ہے کہ بھئی! ٹھہرو ذرا۔ بس کرو۔ تمہارے اپنے عزیز ہیں۔ قریبی ہیں اُن کا بھی کچھ خیال کرو اور (امام جماعت) کو یہی نظر رکھنی پڑتی ہے کہ کون توفیق سے آگے بڑھ رہا ہے لیکن یہ ایسا نشہ ہے کہ جن کو پڑ جاتا ہے، واقعی نشہ بن کے چمٹ جاتا ہے اس لئے بجائے اس کے کہ ہم اپنی نسلوں کو دنیا کے نشوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ مول لیں۔ اُن کو یہ اچھے نشے لگا دیں۔ یہ ایسے نشے ہیں جو پھر اُن کو سنبھال لیں گے۔ آئندہ نسلوں کو سنبھال لیں گے اور اللہ کے فضل کے ساتھ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے، ایک نیکی کا قدم دوسری نیکیوں کے قدم اٹھانے کی توفیق دیتا چلا جائے گا

پاکستان میں کراچی سرِفہرست ہے

اس وقت جو رپورٹ میرے سامنے ہے۔ جو اعداد و شمار میرے سامنے ہیں، ان کی رُو سے جو اوّل، دوم، سوئم ممالک کے متعلق مَیں اعلان کروں گا، غالباً یہ ترتیب تو ..... قائم رہے گی لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ حصوں میں کچھ تبدیلی بھی ہو جائے کیونکہ بہت سے کوائف ابھی تک موصول نہیں ہوئے۔ یہ جو کوائف مَیں آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں یہ نامکمل ہیں کیونکہ ابھی تک وقفِ جدید کے معاملے میں پوری تندہی کے ساتھ مستعدی کے ساتھ جماعتیں رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ اس وقت تک جو کوائف ہیں۔ پاکستان کے کوائف کا جہاں تک تعلق ہے حسبِ سابق خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی سرِفہرست ہے پچھلے سال بھی سرِفہرست تھا اور امسال بھی سرِفہرست ہے اور پچھلے سال سے خدا کے فضل سے نمایاں طور پر بڑھ کر کراچی نے حصہ لیا۔ ربوہ مجھے یاد نہیں کہ پچھلے سال دوئم تھا یا نہیں لیکن اس سال دوسرے نمبر پر ہے اور ربوہ میں چونکہ اکثر آبادی غرباء پر مشتمل ہے اس لئے ربوہ کا سارے پاکستان میں دوسرے نمبر پر آنا خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص اعزاز ہے جو اہلِ ربوہ کو نصیب ہوا۔ لاہور خدا کے فضل سے چندوں میں بہت اچھا ہے لیکن وقفِ جدید میں تیسرے نمبر پر ہے کراچی کا قدم بہت نمایاں طور پر آگے ہے۔ ربوہ اس سے کئی قدم پیچھے ہے لیکن اس کے باوجود دوئم پوزیشن حاصل ہے اور لاہور، کراچی سے یوں کہہ لینا چاہیئے کہ اگر کراچی نے تین قدم اُٹھائے ہیں تو لاہور نے دو اٹھائے ہیں۔ یہ نسبت ہے ان کی آپس میں۔ اور فیصل آباد امسال سیالکوٹ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ سمجھ نہیں آئی کہ سیالکوٹ اپنے گذشتہ سال کے مقابل پر کیوں پیچھے ہٹا ہے اور یہ ایک استثنائی مثال ہے ورنہ بالعموم ہر ضلع آگے بڑھتا ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہاں سے رپورٹیں آنے میں کچھ کمی رہ گئی ہے ورنہ مجھے سیالکوٹ پر حسنِ ظن ہے خدا تعالیٰ نے اس کو جو یہ تقدم عطا فرمایا تھا، اولیت عطا فرمائی تھی، اس کو یہ ...... قائم رکھے گا اور امیر صاحب سیالکوٹ کو خصوصیت کے ساتھ یہ توجہ کرنی چاہیئے کہ کسی قیمت پر بھی اپنے اس سال کو گذشتہ سال سے ہارنے نہ دیں۔ ابھی وصولی کے کچھ دن باقی ہیں کیونکہ وقفِ جدید کی وصولی دسمبر میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ عموماً جنوری کا پورا مہینہ اور فروری کا کچھ حصہ سال گذشتہ کی وصولی میں شمار ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ویسے بھی (ایمان والے) کو چاہیئے کہ اس کا ہر قدم آگے بڑھے لیکن یہ سال چونکہ غیر معمولی خصوصیت کا سال ہے۔ اس سال دنیا کی کسی جماعت کو بھی اپنے اخلاص پر یہ داغ نہیں لگنے دینا چاہیئے کہ جب ساری دنیا میں ۱۹۸۹ء کا سال نمایاں شان سے آگے بڑھ رہا تھا تو ہمارے پاس سے جب یہ سال گذرا تو اس کے قدم ڈھیلے پڑ گئے اور پچھلے سال سے بھی پیچھے رہ گیا۔ پس اس مسابقت کی روح کے ساتھ جو سالوں کے درمیان بھی چلنی چاہیئے آپ اپنے اس سال کو پیچھے نہ ہٹنے دیں۔

دفترِ اطفال بھی وقفِ جدید کا ایک دفتر ہے یعنی بڑوں کے چندوں کے علاوہ اطفال کے چندے بھی الگ وصول کئے جاتے ہیں اس پہلو سے بھی خدا کے فضل کے ساتھ کراچی اوّل ہے لیکن لاہور، ربوہ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور اگرچہ بہت معمولی فرق ہے جس کو گھڑ دوڑ کی اصطلاح میں کہتے ہیں کہ گردن کا فرق رہ گیا یا سر کا فرق رہ گیا تو اتنا تھوڑا سا فرق ہے۔ آگے جاکر ممکن ہے یہ بدل جائے کیونکہ ابھی آخری لائن نہیں آئی جہاں سے گذرنا ہے تو بہرحال لاہور، ربوہ کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور راولپنڈی چوتھے درجے پر اور سیالکوٹ اس پہلو سے فیصل آباد کو پیچھے چھوڑ گیا ہے اور آگے نکل گیا .... اور اس نے پچھلے سال سے بھی نمایاں ترقی کی ہے۔ اس لئے مجھے خیال ہے کہ غالباً اعداد و شمار کی غلطی ہوگی ورنہ وقفِ جدید کے لحاظ سے دفتر اطفال میں سیالکوٹ کا قدم آگے ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ بالغان میں بھی وہ قدم آگے نہ بڑھے ہاں تعداد کے لحاظ سے پاکستان کی رپورٹیں نہیں موصول ہوئیں بعض جگہ تعداد کا ذکر ہے۔ بعض جگہ نہیں ہے اس لئے مَیں نے پاکستان میں شامل ہونے والوں کے اعداد و شمار آپ کے سامنے پیش نہیں کئے۔ وقفِ جدید کو چاہیئے کہ وہ بعد میں گذشتہ سال کے موازنے کے ساتھ تیار کر کے مجھے بھجوائے۔

جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے، اس میں اِمسال خدا کے فضل سے شمولیت کرنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جیسا کہ آپ کو علم ہے یہ تحریک بیرونی دنیا کے لحاظ سے ابھی نئی ہے کچھ اجنبیت رکھتی ہے اور اس کو پوری طرح متعارف کرانے میں ابھی جماعتوں کو بہت محنت کرنا ہوگی لیکن اس کے باوجود نمایاں فرق ہے یعنی گذشتہ سال بیرونِ پاکستان اور بیرونِ ہند شمولیت کرنے والوں کی تعداد سات ہزار ایک صد چوالیس (۱۴۴) تھی اور امسال ۱۱,۸۴۹ ہوگئی ہے لیکن گیارہ ہزار کی یہ تعداد بھی اور گذشتہ ۷ ہزار کی تعداد بھی یقیناً آخری نہیں کیونکہ یہ چند جماعتوں کے، چند ملکوں کے اعداد و شمار سے خلاصہ تیار کیا گیا ہے جو گذشتہ سال بھی نامکمل تھا اور امسال بھی نامکمل ہے لیکن جہاں تک عمومی موازنے کا تعلق ہے وہ ہم کر سکتے ہیں۔ کم و بیش اتنی ہی رپورٹوں پر گذشتہ سال یہ تعداد ۷,۱۴۴ تھی اور امسال ۱۱,۸۴۹ ہے گویا خدا کے فضل سے ۶۵٪ اضافہ ہے۔

آمدہ رپورٹس میں ۲۰ ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے ملک میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس کو الگ ظاہر کرنا چاہیئے صرف ۶ ایسے ممالک ہیں جنہوں نے بچوں کی شمولیت کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ صرف ۲۰ ممالک ایسے ہیں جن کی آخری شکل میں رپورٹ اب تک موصول ہوئی ہے اور باقی ممالک کی رپورٹیں یا تو ابھی ڈاک میں ہی چل رہی ہوں گی۔ کرسمس کی وجہ سے بھی بعض دفعہ دیر ہو جاتی ہے اور یا ممکن ہے کہ وہاں سے چلی ہی نہ ہوں اس لئے اگلے مہینے تک شائد آجائیں۔ اس اطلاع کے مطابق حسبِ ذیل ۲۰ ممالک ہیں جنہوں نے رپورٹ اب تک کی مکمل بھجوا دی ہے۔

جرمنی۔ ہالینڈ۔ سیرالیون۔ مسقط۔ سپین۔ کینیڈا۔ انڈونیشیا۔ گی آنا۔ تنزانیہ۔ ناروے۔ جاپان۔ آئرلینڈ۔ گوئٹے مالا۔ زائر۔ ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ۔ ساؤتھ افریقہ۔ کویت۔ امریکہ اور برطانیہ۔

اب اس میں چھوٹے چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں۔ بعض بڑے بڑے بھی ہیں بعض بڑے بڑے نہیں ہیں اور اسی طرح چھوٹے بھی بہت سی تعداد میں ہیں جو ابھی تک ان رپورٹوں میں شامل نہیں ہو سکے۔

وعدہ جات کے لحاظ سے ۱۹۸۹ء میں ۱۹۸۸ء کے مقابل پر نمایاں فرق ہے ۱۹۸۸ء میں ۴۲,۲۷۳ سٹرلنگ پونڈ کے وعدے موصول ہوئے تھے اور ۱۹۸۹ء میں ۶۰,۳۸۸ سٹرلنگ پونڈ کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ یہ اضافہ بھی خدا کے فضل سے نمایاں ہے یعنی ۴۳٪۔

وصولی میں بھی کم و بیش یہی شکل ہے۔ وصولی گذشتہ سال ۴۲,۲۷۳ کے مقابل پر ۴۲,۴۳۲ تھی۔ باوجود اس کے کہ بعض ممالک نے وعدے کے مطابق ادائیگی نہیں کی پھر بھی وصولی وعدے سے کچھ بڑھ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض ممالک نے یا تو وعدہ نہیں بھجوایا تھا صرف وصولی بھجوائی ہے یا وعدے سے بڑھ کر وصولی کی۔ ۱۹۸۸ء میں وصولی ۴۲,۴۳۲ تھی اور ۱۹۸۹ء میں ۶۱,۵۵۲ یعنی ۶۰,۳۸۸ کے وعدے سے بھی زیادہ ۶۱,۵۵۲ وصولی ہوئی ہے اور یہاں اضافے کی شرح تھوڑی سی بڑھ گئی ہے وعدوں کے مقابل پر یعنی وصولی کے اعتبار سے گذشتہ سال پر ۴۵٪ اضافہ ہوا ہے۔

ممالک میں جرمنی اوّل رہا:-

ممالک کی جو باہمی دوڑ ہے اس میں اوّل پوزیشن پہ جرمنی ہے اور گذشتہ چند سال سے جرمنی ساری دنیا کے لئے ایک چیلنج بن کر اُبھر رہا ہے۔ اور وہ بعض بڑے بڑے امیر ممالک جو پہلے جرمنی کو بہت پیچھے دیکھا کرتے تھے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو میں نے متنبہ کرنا شروع کیا تھا کہ "آیا ای آیا" اور اب یہ بڑھنے لگا ہے لیکن باوجود اس وارننگ WARNING کے، اس تنبیہ کے وہ اس آگے بڑھنے والے کو پیچھے نہیں ہٹا سکے اور وقفِ جدید میں بھی خدا کے فضل سے جرمنی اوّل آیا ہے برطانیہ دوم۔ کینیڈا بھی ایک نئی اُبھرنے والی جماعت ہے جس نے امریکہ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ سوم نمبر پہ آیا ہے اور امریکہ چہارم ہے۔ انڈونیشیا پنجم۔ ناروے ششم۔ سوئٹزرلینڈ ہفتم۔ ڈنمارک ہشتم اور ماریشس نہم اور مسقط دہم۔ ماریشس کے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ رپورٹ درست نہیں کیونکہ اس رپورٹ کے جو اعداد و شمار ہیں، وہ ماریشس کے لحاظ سے ناقابلِ یقین ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ماریشس کی جماعت میں امسال ہر پہلو سے غیر معمولی ترقی ہوئی ہے اور اخلاص کے لحاظ سے، جذبۂ قربانی کے لحاظ سے (دعوت الی اللہ کے لحاظ سے، چندوں کے لحاظ سے، ملک میں وقار اور عظمت اور عزت کے لحاظ سے بہت غیر معمولی طور پہ ماریشس کی جماعت آگے بڑھی ہے۔ لیکن یہ اعداد و شمار مجھے یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وقفِ جدید میں پچھلے سال سے بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ گذشتہ سال ان کا وعدہ ۱۸۷۳ اسٹرلنگ تھا اور اس کے مقابل پہ ادائیگی انہوں نے ۲،۱۲۲ کی تھی۔ اور امسال یہ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ وعدہ ۲،۵۵۸ اور وصولی صرف ۱۹۴۱۔ تو یقیناً کوئی غلطی ہوگئی ہے یا کوئی سیکرٹری صاحب وہاں ایسے آگئے ہیں جو سارا سال سوئے رہے ہیں۔ بہرحال میں امید رکھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ماریشس یہ داغ اپنے اوپر نہیں لگنے دے گا اور وعدے سے بڑھ کر وصولی کرکے اپنی پوزیشن کو بحال کرے گا۔

مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں سے بھی بعض ممالک کو خدا کے فضل سے بڑی نمایاں طور پہ قربانی کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے پس اس اعلان کے ساتھ کہ وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جس طرح باقی چندوں میں ہمیشہ مسلسل آگے بڑھنے والی رفتار کے ساتھ قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے اور اس کی نیک جزائیں اس دنیا میں بھی پاتی ہے اور آخرت پر اس سے بڑھ کر توقعات رکھتی ہے، اسی جذبے کے ساتھ وقفِ جدید کے اس نئے سال میں بھی ہم پہلے سے بڑھ کر قربانیوں میں حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ساری دنیا کے لئے مبارک کرے۔ جماعت احمدیہ کے لئے خصوصیت کے ساتھ مبارک کرے کیونکہ ساری دنیا کی برکتیں آج جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہوچکی ہیں۔"

یاد رفتگان

محترمہ سعیدہ قدیر بیگم صاحبہ

شاہدہ لئیق صاحبہ۔ گیمبیا

میری والدہ سعیدہ قدیر بیگم صاحبہ زوجہ مرزا عبدالقدیر۔ شاہ فیصل کالونی کراچی، مورخہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۸ء کو آغا خان ہسپتال کراچی میں وفات پاگئیں۔ والدہ صاحبہ موصیہ تھیں، بہشتی مقبرے میں دفن ہوئیں۔ وفات کے وقت عمر ۵۵ برس تھی۔ مخلص، دیندار والدین کی اولاد تھیں۔ میرے نانا جان مرزا قدرت اللہ صاحب اور نانی اماں برکت صاحبہ کو قادیان کے رہنے والے جانتے ہونگے۔ میری والدہ صاحبہ بہت نیک، دیندار، خوش مزاج، ملنسار تھیں، غریبوں اور مسکینوں کے لئے دل کھول کر صدقات اور خیرات کرنے والی تھیں غریبوں کی اس طرح پہ خدمت کرتیں کہ خود اپنے ہاتھ سے نومولود غریب بچوں کے NAPPY تک سی کر دیتیں اور ان کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔ کسی کا دودھ ہمارے ہاں سے لگا ہوتا اور کسی کا کھانا جایا کرتا۔ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی راہ میں اعلیٰ چیز دو۔ کبھی ناقص اور پھٹا کپڑا غریب کو نہ دیتی تھیں ہمیشہ ایسا دینا جو دیر تک استعمال ہوسکے اور لینے والا دعا بھی دیتا ہے۔

خدا پر امی جان کو بہت توکل تھا۔ زندگی میں اتار چڑھاؤ سب کو ہی دیکھنے پڑتے ہیں مگر ہم نے اس کا اثر کبھی ان کے چہرے پر پڑھا نہ تھا نہ کبھی ان کی آنکھ میں آنسو دیکھا۔ البتہ خدا تعالیٰ کے حضور گریہ زاری بہت یاد ہے۔ ایک بہادر ماں کا تصور ہماری زندگیوں پر چھایا ہوا ہے۔ غیر از جماعت کے ساتھ بھی ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا کرتی تھیں بلکہ اکثر ان کے ملنے والیاں جو غیر از جماعت تھیں کہا کرتی تھیں کہ آپ میں ایک ہی برائی ہے کہ آپ احمدی ہیں۔ جہاں کہیں وفات ہو جاتی احمدیوں یا غیر از جماعت میں امی جان کے گھر سے کھانا سب سے پہلے پک کر جایا کرتا، پھر ہر طرح سے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لئے جاتیں اور ہمیشہ یہ کہا کرتیں کہ "بس خدا کو زیادہ یاد کرو وہی غم میں سہارا ہے۔"

جماعتی کام بھی بڑے شوق سے کرتی رہیں۔ کسی غریب لڑکی کی شادی کے لئے پیسے اکھٹے کرکے اور شاپنگ کرکے دیتیں۔ چندہ کی وصولی کے لئے سیکرٹری امی جان کو ساتھ لے کر جایا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ جو کام بھی صدر صاحبہ امی جان کے ذمہ لگاتیں بہت خوشی سے کر دیتیں۔ اکثر ہمارے ہاں بھی اجلاس ہوا کرتے تھے پھر حضور اقدس کی کیسٹ بھی ہمارے ہاں اکھٹے ہو کر سنی جاتی۔ کیونکہ ابا جان اپنے حلقہ کے نائب صدر تھے۔

امی جان بہت نفاست پسند تھیں اور خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔ کہا کرتی تھیں صفائی کی اپنی خوشبو ہوتی ہے ان کو ہمیشہ صاف ستھرا اور اجلا گھر مرغوب تھا۔ آخری دنوں میں بھی جب کہ خود میں ہمت نہ تھی۔ اپنی پاکیزگی اور طہارت کا بے حد خیال رکھتیں کہ یہ ایمان کا حصہ ہے۔ امی جان ایک اچھا مشورہ دینے والی خاتون تھیں۔ میرے چھوٹے بھائی کی شادی کی تو ہم دونوں بہنوں کو نصیحت کی کہ بھابھی کو اپنا بنانا ہے تو اس سے بالکل ویسا پیار کرنا جیسا بھائی سے تم پیار کرتی ہو۔ بہت صابر اور ہمت والی تھیں اپنی بیماری کا مجھے پتہ نہ چلنے دیا۔ میرے میاں ڈاکٹر لئیق احمد انصاری یہاں واقفِ زندگی ڈاکٹر ہیں۔ امی جان کو بس یہی خیال رہتا تھا کہ مجھے پتہ چل جائے گا تو میں اپنے میاں کو پریشان کروں گی جو وقف میں ہے۔ پھر ہسپتال میں کام کا حرج ہوگا۔ سب کو منع کیا کہ مجھے پتہ نہ چلے۔

ہم چاروں بہن بھائیوں کو عرصہ دو سال سے منذر خوابیں اور بڑی واضح خوابیں آرہی تھیں مگر ہر کوئی ایک دوسرے سے چھپائے ہوئے تھا اور نہ ہی دل یقین کرتا تھا کہ ایسا ہو جائے گا کیونکہ ہماری امی جان بہت صحت مند تھیں۔ بس خدا کی تقدیر مبرم تھی۔ دعائیں اور صدقات امی جان کے لئے بہت ہوئے ہمارے پیارے حضور اقدس کو امی کی ہر روز کی حالت بتائی جاتی تھی وہ بہت پیار سے دعا کر رہے تھے۔ بس وہ سب ان کی بلندئ درجات کے کام آنی تھیں۔ میرے بھائی شاہد مرزا لندن نے بہت مالی خدمت کی۔ اعلیٰ ہسپتال اور اعلیٰ ڈاکٹرز بھی موجود تھے مگر خدا کا فیصلہ آخری فیصلہ تھا۔

مسلسل دو سال مختلف ڈاکٹرز کو بھی دکھاتے رہے مگر ٹیسٹ سب ٹھیک آتے تھے اور پتہ نہیں چلتا تھا۔ وفات سے ایک دن قبل کے ٹیسٹ کی REPORT کے بارے میں ڈاکٹرز کہتے ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ کچھ علامات تھیں جگر کے کینسر کی اور ساتھ یرقان بھی ہوگیا تھا۔ ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر کار وہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

امی جان کی وفات کے بعد ہمارے علاوہ ہمارے ملنے جلنے والوں نے اپنی خوابیں لکھی ہیں۔ امی جان کو بارہا بہشت میں دیکھا، نہایت صحت مند، خوش اور بہترین پوشاک میں۔ اس طرح دل کی تسکین کے سامان ہوئے۔ ہمارے مولا نے یقیناً ایسا ہی محبت بھرا سلوک کیا ہوگا۔ یہ دکھ اور اس کا کرب اگرچہ جان لیوا ہے مگر ہمارے سر اپنے پروردگار کے آگے اور بھی زیادہ جھک گئے ہیں۔ اس کا سہارا سب سے بڑا سہارا ہے۔ وہی اس غم کا مداوا کرنے والا ہے۔ خدا کرے اپنی امی جان کی نیکیوں کے ہم وارث ہوں اور آخرت میں ہم جُدا نہ ہوں۔

وقفِ عارضی کا مقصد

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"وقفِ عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جُوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۴ر مئی ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۱:۔ میں محمود احمد ولد چوہدری محمد اسحاق صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۱ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸۹/۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان ۱/۱۷ دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ ۱/۲ ۷ مرلہ کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں اور ۱/۲ حصہ کے مالک میرے چھوٹے بھائی ہیں کل مکان کی مالیت تین لاکھ پچاس ہزار روپے (۲) پلاٹ برقبہ ۲۴۰ مربع گز واقع المسلم کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی ۳۷۔B بلاک نمبر ۱۳، ایف بی ایریا کراچی اقساط فی الحال جو ادا کیں ۵/۳۰،۶۶۶ روپے (۳) نقد رقم کاروبار میں دو لاکھ روپے (۴) نقد رقم ۵۰،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے ۵۴۴ روپے ماہوار بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد ۱/۱۷ دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری رشید الدین وصیت نمبر ۷۵۱۴۔ گواہ شد نمبر۲۔ میاں فضل الرحمٰن بسمل وصیت نمبر ۵۶۴۰۔

مسل نمبر ۲۷۷۲:۔ میں مبارک احمد ولد چوہدری عبدالحق صاحب قوم جٹ پیشہ فارغ عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۔۵۔۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والدین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبارک احمد ولد چوہدری عبدالحق ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعمت اللہ شمس وصیت نمبر ۲۲۹۴۸۔

مسل نمبر ۲۷۷۳:۔ میں رخسانہ خانم بنت چوہدری عبداللطیف صاحب تارڑ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-۱۸/۲۰ دارالرحمت شرقی نمبر۱ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۲۷ گرام مالیتی ۵۹۹۹ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رخسانہ خانم بنت چوہدری عبداللطیف صاحب تارڑ B-18/20 دارالرحمت شرقی نمبر۱ ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ خالد محمود بھائی موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحکیم ولد محمد عبداللہ صاحب ۵/۲۲ دارالرحمت شرقی ا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۷۷۴:۔ میں نعیم احمد اقبال ولد غفور احمد ٹیچر قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مڑھ چک ۴۵ ضلع شیخوپورہ حال دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد اقبال ولد ماسٹر غفور احمد صاحب دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ غفور احمد ٹیچر والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ صغیر احمد برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۷۷۵:۔ میں مبارکہ فردوس بنت چوہدری عبدالحق صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ فردوس بنت چوہدری عبدالحق صاحب ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعمت اللہ شمس وصیت نمبر ۲۲۹۴۸۔

مسل نمبر ۲۷۷۶:۔ مظفر احمد ولد چوہدری عبدالحق صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۔۵۔۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد ولد چوہدری عبدالحق صاحب ۱۱۲ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری عبدالحق والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ نعمت اللہ شمس وصیت نمبر ۲۲۹۴۸۔

تقریبات کی معیاری فوٹوگرافی ۔ پولارائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹوز ۔ کاغذات کی اعلیٰ فوٹوسٹیٹ کیلئے تشریف لائیں
فوٹو ٹائم سٹوڈیو گولبازار
فون: ۷۳۶ (پروپرائٹر: عطاء المنان) ربوہ

ہمارا نصب العین ۔ بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
پراپرٹی ہوم (لمیٹڈ)
پراپرٹی سنٹر
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: نعیم الرحمٰن ضیاء، عزیز احمد خان
فون: گھر: ۴۱۴

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مبین الحق خان
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

ہائی بلڈ پریشر
یا
HYPERTENSION

ہم اکثر سنتے ہیں کہ فلاں شخص اچانک فالج کا شکار ہو گیا یا دل کا حملہ ہونے سے فوت ہو گیا۔ دیکھا گیا ہے کہ مندرجہ بالا بیماریوں کی زیادہ تر وجہ بلڈ پریشر کی زیادتی ہوتی ہے۔ یا تو مرض کی سرے سے تشخیص ہی نہیں ہوتی اور یا پھر تشخیص کے بعد بلڈ پریشر کی ادویات ڈاکٹری مشورہ کے مطابق استعمال نہیں کی جاتیں۔

اس موذی مرض کے بارے میں چند حقائق قارئین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ بنیادی باتوں سے آگاہی ہو سکے۔

بلڈ پریشر خون کا وہ دباؤ ہے جو خون گردش کرتے ہوئے خون کی نالیوں کی دیواروں پر ڈالتا ہے۔

بلڈ پریشر دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ SYSTOLIC یا اوپر والا
۲۔ DIASTOLIC یا نیچے والا

ماہرین کی متفقہ رائے کے مطابق صحت مند انسان کا بیس سال کی عمر میں ۱۴۰/۹۰ اور پچاس سال کی عمر میں ۱۶۰/۹۵ بلڈ پریشر معمول کے بلڈ پریشر کی بالائی حد تصور کیا جاتا ہے۔

وجوہات

نوے فیصد مریضوں کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ جبکہ دس فیصد مریض ایسی وجوہات کی بناء پر بلڈ پریشر کا شکار ہوتے ہیں جن کے علاج سے مریض مکمل شفایاب ہو جاتا ہے۔ مثلاً گردے کی امراض۔ پیدائشی طور پر جسم کی بڑی شریان اور گردے میں نقص۔ اور بے نالی کے غدودوں کی رطوبت میں کمی بیشی۔ نیز بعض ادویات کا بے جا استعمال شامل ہے

پیچیدگیاں

اگر ہائی بلڈ پریشر کا باقاعدہ علاج نہ کیا جائے تو انسانی جسم کے مندرجہ ذیل اعضاء متاثر ہوتے ہیں۔

۱۔ دل۔ دل کا حملہ یا دل کا فیل ہو جانا۔
۲۔ دماغ۔ دماغ کی رگ پھٹنے سے فالج ہو جانا
۳۔ آنکھ۔ اندھا پن
۴۔ گردے۔ گردوں کا ناکارہ ہو جانا۔

تشخیص

ہائی بلڈ پریشر کے مریض کا چھاتی کا ایکسرے اور ای سی جی اور پیشاب ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔ تاکہ مرض کی پیچیدگیوں سے آگاہی حاصل ہو۔ اور مناسب علاج تجویز کیا جاتا ہے۔

پرہیز اور علاج

انسان مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کر کے اس موذی مرض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

۱۔ کھانے کا نمک کم سے کم استعمال کیا جائے
۲۔ موٹاپے کو کم کیا جائے
۳۔ تمباکو نوشی سے مکمل اجتناب کیا جائے
۴۔ شراب نوشی سے مکمل اجتناب کیا جائے
۵۔ غیر ضروری پریشانیوں اور تفکرات سے بچا جائے۔
۶۔ روزانہ ہلکی پھلکی ورزش کی جائے۔
۷۔ ذیابیطس یا DIABETES MALLITIS کو کنٹرول کیا جائے۔

ہائی بلڈ پریشر کے علاج کے لئے مندرجہ بالا احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کم کرنے کی ادویات کا ڈاکٹری مشورہ کے مطابق استعمال کیا جائے اور جب تک ڈاکٹر ادویات بند کرنے یا کم کرنے کا مشورہ نہ دے دوا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی پیچیدگی ہو تو اس کا علاج بھی کروانا چاہیئے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ حکومت تمام سیاسی جماعتوں کے مشورے سے اقتصادی پلان تیار کرے تاکہ حکومتوں کی تبدیلی سے روزنہ روز منصوبے نہ بدلنے پڑیں انہوں نے کہا کہ ۳۰ فیصد شرح خواندگی کا دعویٰ قومی سیکنڈل کے مترادف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ملک ۶ کھرب ۴۰ ارب روپے کا مقروض ہے غیر ملکی قرضوں پر انحصار کم کیا جائے

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ وہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو مشترکہ مفادات کی کونسل کا اجلاس بلانے کو کہیں گے

○ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سندھ کی حکومت نے فضائیہ کے سات باغی افسروں کو ان کے آبائی صوبہ سندھ کے شہر سکھر کی جیل میں منتقل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اسکی وجہ عدم تحفظ بتائی ہے۔ ان افسروں کو سابقہ حکومت نے سازش اور بغاوت کے الزام میں گرفتار کر کے قید سخت کی سزا دی تھی۔

○ وفاقی وزیر شیر افگن نے اپوزیشن لیڈر عابدہ حسین کو چیلنج کیا ہے کہ اگر ان کے علم میں پیپلز پارٹی کی کوئی انتقامی کارروائی ہو تو اس سے مطلع کریں۔ حکومت انکی مشکور ہو گی۔

○ ضلع کچہری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پولیس کی حراست کے دوران تین ملزموں کو قتل کر دیا گیا

غیر ملکی خبریں

○ رومانیہ کی نئی حکومت نے ملک سے باہر جانے کے خواہشمند اپنے شہریوں اور رومانیہ آنے والے سیاحوں پر سے ویزا کی پابندی ختم کر دی ہے۔ رومانیہ کے باشندے دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کرنے کیلئے پاسپورٹ حاصل کرنے کی خاطر درخواست دے سکتے ہیں۔

○ پانامہ کے معزول جنرل نوریگا کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ جاسوسی کا کام بھی کرتے تھے اور بھاری رقم کے بدلے مختلف ملکوں کو خفیہ اطلاعات بہم پہنچاتے تھے جو ادارے جنرل نوریگا کو اپنے لئے کارآمد سمجھتے تھے ان میں سی آئی اے، امریکہ کی ڈیفنس انٹیلی جنس، امریکہ کا ڈرگ انفورسمنٹ ایڈمنسٹریشن، کیوبا کی ڈی جی آئی، نکاراگوا کی خفیہ سروس، روس کی کے جی بی، اسرائیل کی خفیہ ایجنسی اور کولمبیا کا ادارہ میڈلین ڈرگ کارٹیج، امریکی انٹیلی جنس کے ایک افسر اعلیٰ نے اقرار کیا کہ وہ جنرل نوریگا کو رقمیں ضرور مہیا کرتے رہے ہیں مگر انہیں کبھی اپنا نہیں سمجھتے رہے۔ سی آئی اے سے نوریگا کا رابطہ ۱۹۶۰ء کی دہائی کے اواخر میں قائم ہوا تھا

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ
پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

○ نرینہ اولاد سے محروم
○ بے اولاد ○ اٹھراء
○ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ / ۴۳۱ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ایف
حکیم نظام جان

برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

- ہمدردانہ مشورہ
- قابل اعتماد
- اصولی علاج کیلئے

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ

(رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس نمبر ۶۰ • فون : ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

معیاری بیکری کا نام

رحمٰن بیکرز

اقصیٰ روڈ ربوہ فون نمبر ۳۳۰

تقریبات کے لئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ہر گھر کی پسند

رحمت سویّاں

تیار کردہ :
نعمت کرامت گول صابن والا فیصل آباد

فیصل آباد ۔ فون ۴۴ ۲۳۲۵۸

ہمدرد نسواں
(حبوبِ اٹھراء)
مرض اٹھرا کا شافی علاج

دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کی مجرّب کامیاب دوا

اینٹی پمپل کریم
چہرہ کے کیل چھائیاں مہاسوں کے لیے مفید کریم

سفوف ہیئر ٹانک
لمبے سیاہ گھنے بالوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے

کاجل نورِ بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے لاجواب کاجل

اکسیر لیکوریا کیپسول

خدمت میں پیش پیش
جدید
دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹

اراضی برائے فروخت

ربوہ میں نہایت مناسب جگہ پر اور بہترین ماحول میں رہائشی رقبہ برائے فروخت ہے، پلاٹس کی سہولت بھی حاصل ہے،

چوہدری احمد علی ٹیچر (ریٹائرڈ)
۲/۴۹ دار العلوم غربی ربوہ فون نمبر ۹۰۸

ربوہ میں سونے چاندی کے زیورات کا قدیم مرکز

ریڈی میڈ زیورات **شریف گولڈ سمتھ** اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

دکان ۔ ۶۴۹
رہائش ۔ ۸۴۱

حنیف ہومیو پیتھک کلینک

۱۷۶ ۔ بنک سکوائر مارکیٹ نزد شیران بیکری ماڈل ٹاؤن لاہور

موسم سرما کے اوقات کار :
ہر اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ تا ۱۲ بجے
شام ۴½ تا ۷ بجے رات
ہر جمعہ کو صبح ۱۰ سے ۱۲ بجے تک ۔
شام دواخانہ بند رہے گا
ہر ہفتہ کو دواخانہ پہلے وقت بند رہے گا
شام کو کھلا رہا کرے گا

خاکسار : ہومیو پیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر ۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر : ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فون ۶۳۸۴۹ فون ۵۲۶۶۷

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ ۔ لاہور
رہائش : سی ۔ ۹ ۔ ۱۰ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر : ملک عبد اللطیف ستکوہی

ھوالشافی

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

الیاس دواخانہ

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

تریاق اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہورِ عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۔/۶۰

نورِ نظر
اولادِ نرینہ کیلئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۔/۳۰۰

زد جام عشق
موتی و کستوری والا نمبر ۱
مکمل کورس ۔/۳۶۰

اکسیر معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۵/۔، ۱۰/۔، ۲۰/۔

قندِ شفاء
نزلہ، زکام کھانسی کے لئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۔/۷

خورشید یونانی دواخانہ

گولبازار ربوہ
فون دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸